احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 9 جنوری 2007ء 18 ذوالحج 1427 ہجری 9 صلح 1386 ھش جلد 57-92 نمبر 6

شکر ادا کرنے والا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
کھانا کھا کر خدا کا شکر ادا کرنے والے کا اجر صبر کے ساتھ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(مسند احمد- حدیث نمبر 7473)

دنیا کو فائدہ پہنچانے کا طریق یہ ہے کہ نیکی کی تعلیم پھیلائیں

شکر گزاری، نیکیوں پر قائم رہنے کا نام ہے اس پر عمل پیرا رہیں

تقویٰ کی راہ اپناتے ہوئے سچائی کی تعلیم اپنے اوپر لاگو کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2007ء بمقام نن سپیٹ ہالینڈ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جنوری 2007ء کا خطبہ جمعہ نن سپیٹ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے سورۃ آل عمران آیت 111 کی تلاوت کی اور احمدیوں کو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور مفید وجود بننے کی تلقین فرمائی۔ اس خطبہ کی ایم ٹی اے پر براہ راست صوتی ٹرانسمیشن نشر کی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں بھی دوسرے یورپین ممالک کی طرح تین قسم کے احمدی ہیں ایک پاکستان ہندوستان سے آنے والے وہ احمدی ہیں جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی۔ دوسرے وہ ہیں جو دیگر ممالک سے آئے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پا گئے تیسرے حضرت مسیح موعود کی رویا کے مطابق وہ سفید پرندے ہیں جنہیں خدا نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ احمدی جن کے آباؤ اجداد نے احمدیت قبول کی تھی۔ ان کو چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے اس رویا کو پورا کرنے کیلئے کوشش کریں۔ یقیناً وہ دن بھی آنے والے ہیں جب یہ سفید پرندے ڈاروں اور غولوں کی شکل میں احمدیت میں داخل ہوں گے۔ یاد رکھیں کہ رفقاء نے جو نیکیاں کیں ان کا اجر ان کو ملے گا۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ بھی نیک اعمال بجا لائیں یہ نہ ہو کہ آپ کے پاس صرف باتیں رہ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان رفقاء کی اولاد بنایا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور شکر گزاری یہ ہے کہ نیکیوں پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے گھر بنائیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ نظام جماعت کی اطاعت کریں نیز شکر گزاری کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آنے کا مقصد یہ بتایا ہے کہ نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا وجود ثابت کر کے دکھاؤں اور ایمانی حالت جو کمزور ہو گئی ہے اور آخرت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اس کے یقین اور بھروسہ کے ساتھ عملی حالت میں بہتری لائی جائے تا سچائی اور ایمان میں اضافہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مقصد اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب نیک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور تقویٰ کی راہ پر قدم مارتے ہوئے سچائی کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور پھر محبت کا یہ شربت دوسروں کو بھی پلائیں گے۔ نیکیوں کے معیار بڑھاتے ہوئے پیغام احمدیت کو پھیلائیں۔ بھرپور پروگرام بنائیں اور اللہ کے پہلوان کا ہاتھ بٹائیں جو تمام ادیان کے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے فعل اور عمل کا جوابدہ ہے کسی کی ایمانی یا فعلی کمزوری کسی کیلئے ابتلاء کا باعث نہ ہو۔ اگر کسی احمدی کو بگڑتے ہوئے دیکھیں تو اس کیلئے دعا کریں اور استغفار کرتے ہوئے اصلاح کی کوشش کریں۔

حضور انور نے آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہر ایک کو خیر اور بھلائی پہنچائیں اور سب سے بڑی خیر اور بھلائی یہ ہے کہ دین کی سچی اور حقیقی تعلیم ان تک پہنچائیں کیونکہ دنیا کا سب سے بڑا فائدہ اسی میں ہے کہ نیکی کی تعلیم پھیلائیں۔ اگر آپ نیکیاں کرنے والے اور بدیوں سے روکنے اور رکنے والے ہوں گے تو دنیا کی نفرت محبت میں بدل جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کا پیغام خدا کی مخلوق تک پہنچانے کا ایک ذریعہ خدا کے گھر بنانا ہے۔ ہالینڈ کو دو تین سال میں بڑے بڑے شہروں میں بیوت الذکر بنانی چاہئیں۔ دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں تو یہاں کیوں نہیں بن سکتیں۔ اس طرف جوش اور جذبہ کے ساتھ توجہ کریں۔ اگر آپ کوشش کریں گے تو خدا کے فضل اور برکتیں نازل ہوں گی۔ خدا کے فضلوں اور برکتوں کے غلط اندازے لگا کر نہ بیٹھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی عبادت گزار بنائے اور اپنے انعاموں کا وارث بنائے۔ آمین

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور ایسی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہوں گے۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

ثواب دارین حاصل کرنے کا موقع

فضل عمر ہسپتال جماعت کا ادارہ ہے جو ہر سال ہزاروں دکھی اور نادار مریضوں کا مفت علاج معالجہ کرتا ہے اور مخیر حضرات کیلئے خدمت خلق کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی، ادویات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ اور مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر اس سہولت کے میسر کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد ''امداد نادار مریضاں'' میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کبھی نہ بھول پائیں گے

ہم اس طاہر کے افسانے کبھی نہ بھول پائیں گے
ہیں لاکھوں جن کے دیوانے کبھی نہ بھول پائیں گے

وہ شفقت آپ کے در سے جو انسانوں کو ملتی تھی
یگانے ہوں یا بیگانے کبھی نہ بھول پائیں گے

وہ چشمہ فیض کا جاری رہا جو آپ کے ہاتھوں
زمانے بھر کے فرزانے کبھی نہ بھول پائیں گے

غذائے روح تھی جن کو میسر آپ کے دم سے
وہ شمعِ حق کے پروانے کبھی نہ بھول پائیں گے

سرور و کیف و مستی آپ کی محفل سے پاتے تھے
ہمارے دل کے میخانے کبھی نہ بھول پائیں گے

دکھی انسانیت کے درد جس انداز سے بانٹے
انہیں اپنے یا بیگانے کبھی نہ بھول پائیں گے

بڑی مہر و وفا تھی آپ کی میزان میں شامل
محبت کے وہ پیمانے کبھی نہ بھول پائیں گے

وہ اک جود و سخا کا پیکرِ تمثال تھے مسعودؔ
انہیں ہم جیسے مستانے کبھی نہ بھول پائیں گے

مسعودؔ چوہدری

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد انور ندیم صاحب بریڈفورڈ انگلستان تحریر کرتی ہیں کہ خدا کے فضل وکرم سے میرے بیٹے عزیزم ملک تکریم احمد اعوان نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں ستمبر 2006ء میں بیت الفضل لندن میں ایک مبارک تقریب آمین ہوئی۔ جس میں قرآن کریم مکمل کرنے والے دیگر بچے بھی شامل ہوئے اس تقریب میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہ شفقت تشریف لائے اور سب بچوں سے قرآن کریم سنا اور بعد میں دعا کروائی۔ یہ بچہ خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے اور مکرم ملک محمد اسحٰق صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم آف دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے فیض سے مستفید فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

واہ کینٹ کی بیت الذکر کیلئے ایک خادم کی فوری ضرورت ہے صحت مند ہو اور دینی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول مشاہرہ اور مفت رہائش دی جائے گی۔ درخواستیں اپنے امیر/صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

محمد افضل ملک A-125 لالہ رخ واہ کینٹ
ٹیلی فون نمبر: 051-4511589

تقریب تقسیم انعامات ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ ضلع میرپورخاص تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تعلیم ضلع میرپورخاص کی طرف سے پانچویں تقریب تقسیم انعامات ''ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ'' بلال ہال میرپورخاص میں 5 دسمبر 2006ء کو منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے شعبہ تعلیم کی درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

جائزہ 2006ء

کلاس	ٹوٹل تعداد جنہوں نے امتحان دیا	تعداد		واقفین نو	
		طلباء	طالبات	طلباء	طالبات
میٹرک	76	42	34	20	2
F.Sc. F.A.	37	12	25	5	10
B.Sc. B.A.	4	1	3	-	-
M.Sc. M.A.	1	1	-	-	-

2006ء میں میٹرک کے مقابلہ میں کم از کم معیار ''اے ون گریڈ'' رکھا گیا اور انٹر میں ''اے'' گریڈ حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس مقابلے میں شامل تھے اسی طرح گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن میں مقابلے کا معیار فرسٹ ڈویژن تھا۔ 2006ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 14 طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ ان بچوں میں واقفین نو کی تعداد 12 ہے ایک طالب علم معلم کلاس میں اور 4 بچے مدرسۃ الحفظ میں داخل ہوئے ضلع میرپورخاص میں جماعت احمدیہ کنری اور صادق پور کے بچے سب سے زیادہ جامعہ میں داخل ہوئے جن کی تعداد بالترتیب چار چار ہے۔ میرپورخاص بورڈ سے .F.Sc پری میڈیکل گروپ کے عزیزم شعیب احمد نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے سکالرشپ ایوارڈ حاصل کیا۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے ضلع میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی امیر ضلع میرپورخاص کی طرف سے نقد انعامات وتعریفی سندات اور ''ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی میموریل تعلیمی ایوارڈ'' تقسیم کئے اسی طرح طالبات کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع میرپورخاص II نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سادہ اور پُروقار تقریب میں 150۔ احباب نے شامل ہو کر سٹوڈنٹس کی حوصلہ افزائی کی۔ ان میں امراء اضلاع، مربیان اور طلباء کے والدین شامل تھے۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں شعبہ تعلیم کے کام کو سراہا طلباء کو خصوصی طور پر ہدایات دیں۔ طالبات کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء سے بہتر ہے دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء وطالبات کو علمی میدان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

نمازوں کے قیام کی توفیق ملنے، مغفرت اور ثبات قدم کے عطا ہونے اور دنیا و آخرت کی حسنات کے حصول کے لئے مختلف قرآنی دعاؤں کا تذکرہ

رمضان کے مہینے کی یہ اہمیت بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر پہلے سے بڑھ کر نظر رکھتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیکیوں میں سے سب سے زیادہ اس کی عبادت اور بتائے ہوئے طریق کے مطابق نماز سے دلچسپی ہے

اس رمضان میں ان دعاؤں کا صحیح ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 29 ستمبر 2006ء (29 تبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ سے رمضان شروع ہے۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا کہ (۔) (البقرۃ: 186) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اتارے جو ہمارے کرنے کے لئے ہیں۔ بہت سے احکامات ایسے اتارے جن میں بعض قسم کی باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بہت سی دعائیں سکھائیں جو گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں بھی سکھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور ان دعاؤں کے قرآن کریم میں بیان کرنے کا مقصد..........کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ مختلف قسم کے حالات پیدا ہوں تو یہ قرآن کریم میں مختلف قسم کی دعائیں ہیں اُن حالات کے پیش نظر وہ دعائیں کرو۔ یقیناً جب اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف قسم کی دعائیں قرآن کریم میں جمع کی ہیں تو اس لئے کی ہیں تا کہ ایک مومن بندہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور جب خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالے سے، اس حوالے سے کہ اے خدا تُو نے خود یہ دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگے تو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے یہ ایسے احسانات ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں جو اُس کے حضور خالص ہو کر جھکنے والے کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ آج بھی مَیں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو قرآن کریم میں سکھائی گئی دعاؤں کا مضمون ہے۔ رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے پر نظر رکھتا ہوں، اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس ہمیں اُن اعمال کی ضرورت ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ ہماری یہ معمولی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن دنوں میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے سے بڑھ کر، عام حالات سے بڑھ کر اپنے بندے پر مہربان ہوتا ہے۔ معمولی نیکیاں بھی بہت بڑے اجر پا لیتی ہیں۔ بھول چوک اور غلطیوں پر اللہ تعالیٰ صرفِ نظر فرماتا ہے۔ پس ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔

روزے اور عبادتوں کی وجہ سے، جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا، شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اس کے آگے روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں، ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ شیطان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے بڑی بدقسمتی کی بات ہو گی کہ وہ رمضان پائے، وہ اپنی زندگی میں رمضان دیکھے اور پھر اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے کی طرف مزید کوشش نہ کرے۔

آج پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مہینے میں داخل فرمایا ہے۔ شیطان جکڑا ہوا ہے، نیکیوں کے کئی گنا بڑھ کر اجر مل رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اٹھانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیکیوں میں سے سب سے زیادہ اس کی عبادت، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کے پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح نمازوں کی ادائیگی پسند ہے جس طرح اس نے بتایا ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ادا کرتا ہے۔ اُن تمام شرائط پر عمل کرتے ہوئے نمازیں ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔ وہ ایسی نمازیں نہ ہوں جو الٹا کر منہ پر ماری جانے والی نمازیں ہوں۔ اور یہی مقصد انسان کی

پیدائش کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

یہ نمازیں پڑھنے کی توفیق بھی ہر نیکی کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ عبادت کرنے والے بھی اپنی اس دعا کے طفیل پیدا فرماتا چلا جائے گا جو اس نے ہمیں سکھائی ہے۔ فرماتا ہے کہ (رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ.........) (ابراھیم: 41) اے میرے ربّ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے انبیاء کے ذریعہ سے دعائیں سکھائی ہیں۔ یہ دُعا جو حضرت ابراہیمؑ نے مانگی تھی کہ جس طرح مجھے نمازوں پر قائم کیا ہے میری نسلوں میں بھی اسی طرح قائم کرتا رہے۔ اور پھر جن کی نسل میں سے وہ نبی برپا ہونے والا تھا جو تمام نبیوں سے افضل تھا اور ہے، یہ دعا حضرت ابراہیمؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مانگی تھی..........

......اس لئے یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ تو جیسا کہ مَیں نے کہا نماز قائم کرنے والے تھے۔ آپؑ نے یہ دعا کی کہ میں بھی نمازیں قائم کرنے والوں کا امام ہوں اور ہمیشہ رہوں اور میری نسلیں بھی ہمیشہ نمازیں قائم کرنے والی بناتی چلی جائیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کا علم دے کر ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ آپؐ بھی اس مقام تک پہنچے ہوئے ہیں، جہاں آپ نماز قائم کرتے ہوئے.......... نمازیں قائم کرنے والے پیدا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔..........

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کوئی معمولی اور عارضی دعا نہیں تھی بلکہ قیامت تک کے لئے یہ دعا تھی.......... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تو بہت سے نبی پیدا ہوئے لیکن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہنے والے ہی ہیں جو قیام نماز کی کوشش کرتے ہیں۔ آج تمام دنیا میں صرف نیک فطرت.......... ہیں جو نماز کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی تمام دنیا میں قیام نماز کو رائج فرمانا تھا کیونکہ آپؐ ہی وہ واحد نبی ہیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے اس لئے حضرت ابراہیمؑ جن کو ابوالانبیاء بھی کہا جاتا ہے ان سے بھی یہ دعا کہلوائی جو پیشگوئی کا بھی رنگ رکھتی ہے۔ پس یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا قرآن کریم میں ذکر کر کے..........بھی ذمہ داری لگا دی کہ قیام نماز کے لئے کوششیں کرتے رہو۔ اور قیام نماز واحد خدا کے آگے جھکنے اور وحدانیت کو قائم کرنے کی بھی ایک علامت ہے۔..........پس آج یہ جماعت احمدیہ کی ذمہ واری لگائی گئی ہے جو مسیح (موعود) کی جماعت ہے، جس کو آج دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھیلا دیا ہے، کہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی وقت کے لحاظ سے (مختلف اوقات ہوتے ہیں) نماز کا وقت آئے تو قیام نماز کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اس وجہ سے جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت بھی اور ہر احمدی بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اکثر ہم میں سے نماز میں درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دعائیں پڑھتے ہیں ان میں یہ دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس پر غور کریں اور ایک فکر کے ساتھ اس دعا کی قبولیت مانگنی چاہئے تا کہ نسلوں میں بھی اور جماعت کے ہر فرد میں بھی قیام نماز کی طرف توجہ رہے۔ یہ دعا تو خالص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے ہے۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہ کرے اور لوٹا دے۔

ان دنوں میں، رمضان کے دنوں میں جب ایک فکر کے ساتھ تقریباً ہر ایک کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے، غور کر کے جب یہ دعا کریں گے تو بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قیام نماز ہوتا رہے گا۔ اور یہ دُعا یقیناً استجابت کا مقام حاصل کرے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ پس اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں بھی اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج کل جیسا کہ مَیں نے کہا اس کا بہترین موقع ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے وہ مقام حاصل ہو گا جس سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ پس اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہمیں رمضان میں داخل فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''شَھْرُ رَمَضَانَ.......... سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور صوم تجلی قلب کرتا ہے''۔ یعنی نماز جو ہے وہ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور فرمایا کہ ''تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے''۔ اس سے دوری پیدا ہو جائے۔ نیکیوں میں ترقی کرے ''اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے''۔

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52)

پس برائیوں سے بچنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش ہو کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرے اور سنوار کر ادا کرتے رہنے کے لئے دعا کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہمیشہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس دعا کا فہم و ادراک عطا فرماتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے اس دعا کو ہمیشہ مانگتے رہنے کی توفیق ہمیشہ دیتا چلا جائے تا کہ ہمیشہ جماعت کے لئے قیام نماز ایک طرّہ امتیاز رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ (رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ..........) (البقرۃ: 129) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو دیکھیں قیام نماز کو ہمیشہ جاری رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے، عبادتوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے گروہ پیدا کرتا چلا جائے جو حقیقت میں عبادت اور قربانیوں کے مقصد اور فلسفے کو سمجھتے ہوئے عبادتیں کرنے والے اور قربانیاں کرنے والے ہوں۔ اور یہ سب اے خدا! تیرے خاص فضل اور رہنمائی سے ہو گا۔ اس لئے ہمیشہ ایسے لوگ اور گروہ پیدا فرماتا رہ جن کو تیری براہ راست رہنمائی بھی حاصل ہوتی رہے۔ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو رہنمائی کرنے والے ہوں .... یہاں اس دعا کی انتہا جو حضرت ابراہیمؑ نے کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہوتی ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دعا کی اور دنیا نے دیکھا کہ عرب کے اُن وحشیوں میں کیا انقلاب آیا کہ وہ لوگ ایسے باخدا انسان بنے جن کی راتیں عبادت کرتے ہوئے اور دن اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرتے ہوئے گزرتے تھے۔ اور آپ کی یہ دعا صرف آپ کے وقت تک محدود نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور تا قیامت قبولیت کا درجہ پا گئی۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں حاصل ہوئی۔..........پس جہاں حقوق اللہ کی بجا آوری ضروری ہے اور جو صحیح عبادت کا طریق ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقوق العباد ادا

کرنے کی وجہ سے یہ بات اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور یہی اصل زندگی کا ایک مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی طرف ہی اُن کی دعا قبول کرتے ہوئے جھکتا اور رحم فرماتا ہے جو حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے ہوں اور حقوق العباد بھی بجالانے والے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف سوال کرنے والوں کو جو نیکی کے بارے میں آپؐ سے پوچھا کرتے تھے ان کے حالات کے مطابق مختلف قسم کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً کسی کے سوال کرنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا جہاد کرنا ہے۔ کسی کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا کہ تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی مالی قربانی ہے۔ کسی کو جو عبادتوں میں کمزور تھا فرمایا کہ تہجد کی ادائیگی سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو، جو جہاد سے ڈرنے والے تھے فرمایا کہ جہاد کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو رشتہ داروں کے حقوق کے ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ پس حالات کے مطابق عمل کرنا ہی اصل میں صحیح نیکی ہے اور یہ نیکیاں ہی پھر عبادت کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔...........

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور رحم طلب کرنے کے لئے بعض دعائیں سکھائی ہیں۔ مختصر بعض دعائیں مَیں بغیر کسی تفصیل کے پڑھتا ہوں۔ فرمایا..........(المومنون:119) تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی کہ...... (آل عمران: 17) اے ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی کہ...... (آل عمران: 194) کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

یہ دعا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ایمان میں مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے اور انجام بخیر کے لئے ہے کہ اے اللہ! ہم نے جو روحانی ترقی اس زمانے کے امام کو مان کر حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ہمارے گناہوں کی زیادتی ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ بن جائیں۔ اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد، قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اس روشنی سے ہم بے بہرہ نہ رہ جائیں جو اصل میں تیرے نور کی روشنی ہے جو اس آنے والے نے ہمیں دی ہے۔ پس میرے گناہ بخش اور آئندہ بھی ان گناہوں سے بچا اور اس دعویدار کے دعویٰ پر مکمل ایمان لانے والوں اور ان برکات سے حصہ پانے والوں میں مجھے شامل کرتا رہ جو اس کے ساتھ مقدر ہیں۔ اور جب میرا آخری وقت آئے تو اس صورت میں جاؤں کہ نیکوں میں میرا شمار ہو۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ...........(آل عمران: 148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پس اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر جو یہ دعائیں ہمیں سکھائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر گناہ نہ بخشنے والا ہوتا تو یہ دعا نہ سکھاتا۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو یہ دعائیں ہمیں سکھا رہا ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ہم کہیں جان بوجھ کر ان برائیوں کو دُہرانے والے نہ ہوں، ان غلطیوں میں دوبارہ پڑ جانے والے نہ ہوں۔

آجکل جو پاکستان سمیت بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شوشہ اٹھتا رہتا ہے محاذ کھڑے ہوتے رہتے ہیں اس دعا کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے تاکہ ثبات قدم بھی رہے ہم اپنے دین پر قائم بھی رہیں اور مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتا رہے۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ........... (الاعراف : 24) کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحم کو سمیٹنے کے لئے یہ بہت اہم دعا ہے۔ بعض گناہ لاعلمی میں ہو جاتے ہیں، احساس نہیں ہوتا اس لئے مستقلاً استغفار بہت ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور برائیاں کرنے سے بھی بچاتا رہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے‘‘ جب کوئی سزا آتی ہے، کوئی پکڑ آتی ہے تو خدا پر شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ خود کتنی نیکیاں کرنے والے ہیں، کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ ’’انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے‘‘۔ انسان کے جسم کا ہر عضو گناہ کرتا ہے۔ تو ہر ایک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’آجکل آدم کی دعا پڑھنی چاہئے۔ ...... (الاعراف : 24)‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے‘‘۔

(البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26/ دسمبر 1902ء صفحہ 66)

پس ہمیں حضرت مسیح موعود کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اس دعا کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کیونکہ آج کل تو حضرت مسیح موعود کے زمانے سے بھی زیادہ گناہ اور ظلمت پھیل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے محفوظ رکھے اور اللہ کی رحمت ہمیشہ شامل حال رہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آج کل حضرت آدم کی دعا پڑھنی چاہئے تو اس طرف بہت توجہ دیں۔

پھر اسی دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی‘‘ اور وہ دعا یہی تھی کہ...........

(بدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27/مارچ 1903ء صفحہ 77)

پھر فرمایا کہ ’’ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا‘‘ یعنی آدم نے شیطان سے اپنے آپ کو بچایا تھا۔ ’’اسی طرح اب آخری زمانے میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے...........۔

(الحکم جلد 7 نمبر 12 مورخہ 31/مارچ 1903ء صفحہ 8)

پس جہاں یہ ذاتی طور پر دعا مانگنی چاہئے جماعتی ترقی کے لئے بھی یہ دعا بہت ضروری ہے۔

....

پھر دنیا و آخرت کی حسنات کے لئے ایک دعا سکھائی کہ...... (البقرۃ: 202) کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ صرف آخرت کی حسنات نہ مانگو بلکہ دنیا کی حسنات بھی مانگو۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوئے بہت دبلا پتلا ہوگیا تھا، چوزے کی طرح ہوگیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا ہاں پھر اس نے بتایا کہ مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ خدا کی سزا اس دنیا میں حاصل کرو۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ ...... کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بیمار نے یہ دعا کی تو اللہ کے فضل سے شفایاب ہوگئے۔ صحت مند ہوگئے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء۔ باب کراہۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا)

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ "توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے۔ اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں۔ بلکہ اس سے انسان کے دین و دنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان میں دونوں میں آرام اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ .... اے ہمارے ربّ ہمیں اس دنیا میں بھی آرام و آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام و راحت فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ دیکھو درحقیقت رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے۔ کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے۔ اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے"۔ یعنی وہ جو کسی چیز کی انتہا کو آہستہ آہستہ ایک لمبے پراسس (Prosess) میں سے گزار کر انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ "اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے اپنے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں"۔ بہت سے خدا بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ "اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے"۔ ہوشیاریوں چالاکیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ "تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن، یا مال یا دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کے اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصل اور حقیقی رب تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانے پر آتا ہوں"۔ تو جب اس طرح دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ پھر توجہ کرتا ہے۔

فرمایا "غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے۔ جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت وعظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔

بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدون گزارا ہی مشکل ہے"۔ جھوٹ کے بغیر گزارا مشکل ہے۔ "بعض چوری اور راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقع بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے۔ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت۔ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس دَر کے نہ ہو اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض .... ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔

آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی۔ بلکہ دنیا میں بھی جو شخص جو ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، خون، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن"۔ بے تحاشا جو دنیاوی مسائل ہیں۔ فرمایا "غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ"۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24 مارچ 1903ء صفحہ 9-10)

اس میں حضرت مسیح موعود نے دو باتوں کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ ایک تو یہ کہ خالص ہو کر یہ دعا کرنے والا جو دعا کرتا ہے تو شرک سے اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔ فرمایا رَبَّنَا کا لفظ یہ تقاضا کرتا ہے کہ باقی تمام جھوٹے خدا جو دل میں بنائے ہوئے ہیں ان سے نجات حاصل کر کے مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب دنیا کی حسنات مانگی ہیں، آخرت کی حسنات کے ساتھ تو اس دنیا میں بھی جو انسان کے ساتھ متفرق قسم کے مسائل لگے ہوئے ہیں بعض دفعہ وہ دل کو بے چین کر دیتے ہیں۔ جب انسان ان مسائل میں الجھا ہوتا ہے بعض لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ اس آگ میں جل رہے ہیں۔ لوگ بڑے پریشانی کے خطوط بھی لکھتے ہیں۔ پس یہ دعا اگر صحیح معنوں میں کی جائے گی تو شرک سے بچاتے ہوئے آخرت کے عذاب سے بھی بچا رہی ہوگی۔ کیونکہ جب دعا کرنے والا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی دعا مانگتے ہوئے اس دنیا کی پریشانیوں کی آگ سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ پھر فضل فرماتا ہے۔ پس یہ بڑی جامع دعا ہے اور جس طرح پہلی دعا میں بتایا تھا جو مَیں نے شروع میں پہلے پڑھی تھی۔ جیسے مَیں نے کہا تھا کہ درود شریف کے ساتھ عموماً جماعت کی کتابوں میں عموماً وہی دعا لکھی ہوتی ہے۔ اور دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ عام طور پر یہ دونوں دعائیں جو آخر پر میں نے پڑھی اور شروع میں یہ عموماً لکھی ہوئی ہیں اس لئے احمدی اس کو زیادہ پڑھتے ہیں۔ اور ہیں بھی یہ بڑی جامع دعائیں۔ تو پہلی دعا کی طرح یہ دعا بھی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ تو یہ دعائیں نماز میں ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر قسم کی آگ سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے عبادت بڑی ضروری ہے جس کی شکل اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلی دعا میں قیام نماز بتائی۔

پس اس رمضان میں ان دُعاؤں کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

عورتوں کا حق وراثت ادا کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”اس نہایت ہی اہم اور ضروری مقصد کے لئے ہمیں عملی قدم اٹھانا چاہئے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے اختیار میں رکھا ہوا ہے اور جماعت کے کسی فرد کی کمزوری یا ٹھوکر کا کوئی لحاظ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ ایک قومی گناہ ہے جس کا ارتکاب کیا جارہا ہے اور وہ یہ کہ ہمارے ملک میں زمینداروں میں بالعموم ورثہ کے مسئلہ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ آج پچاس سال جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے گزر گئے ہیں مگر ابھی تک ہماری جماعت میں لڑکیوں کو اپنی جائیدادوں میں سے وہ حصہ نہیں دیا جاتا جو خدا اور رسول نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ کہیں بھی اس پر عمل نہیں ہوتا خود ہم نے اپنی والدہ اور بہنوں کو ان کا حصہ دیا ہے اور جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے اپنی بہنوں کو حصہ نہیں دیا۔ لیکن جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور اپنی لڑکیوں، اپنی بہنوں، اپنی بیویوں اور اپنی ماؤں کو ورثہ میں وہ حصہ نہیں دیتے جو شریعت نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں اس مسئلہ پر عمل کرنے میں کیا روک ہے؟ سوائے اس کے کہ تم یہ کہو کہ ہمارے ہاں رواج نہیں۔ اس کا اور کوئی جواب تم نہیں دے سکتے...... کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ آج یوپی کا ہر غیر احمدی تو اس پر عمل کرتا ہے اسی طرح صوبہ سرحد میں مسلمانوں نے اپنی مرضی سے ایسا قانون بنوایا ہے جس پر چل کر ہر شخص شریعت کے مطابق اپنی جائیداد تقسیم کرنے کے لئے مجبور ہے مگر وہ احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اس زمین کو بدل کر ایک نئی زمین بنائے گا اور اس آسمان کو بدل کر ایک نیا آسمان بنائے گا وہ اپنی بیٹیوں، اپنی بہنوں، اپنی بیویوں اور اپنی ماؤں کو وہ حصہ نہیں دیتا جو شرعاً انہیں ملنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں زمینداروں کو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اس طرح ہماری پیدا کردہ جائیداد دوسرے لوگوں کے قبضہ میں چلی جائے گی لیکن جب ساری جماعت اس مسئلہ پر عمل کرے گی تو یہ مشکل بھی جاتی رہے گی۔ کیونکہ اس کی جائیداد دوسرے کے قبضہ میں جائے گی تو دوسرے کی جائیداد اس کے قبضہ میں بھی تو آئے گی۔ پس اس مسئلہ پر عمل کرنے میں کوئی حقیقی روک نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہر مخلص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کرے گا اور اپنی بیٹی، اپنی بہن، اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دے گا جو شریعت نے انہیں دیا ہے اور اگر وہ اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں تو وہ ہم سے الگ ہو جائے۔ پس آئندہ پورے طور پر اپنی اپنی جماعتوں میں اس کی پابندی کرائی جائے اور جو لوگ اس مسئلہ پر عمل نہ کریں ان کے متعلق غور کیا جائے کہ ان کے لئے کیا تعزیر مقرر کی جاسکتی ہے اور اگر کوئی ہماری تعزیر کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسے شخص کو جماعت سے نکال دیا جائے تا آئندہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ تمہارے ہاں شریعت کی ہتک ہوتی ہے۔ اب اس مسئلہ کی اہمیت سمجھانے کے بعد اور یہ ثابت کر دینے کے بعد کہ نئی زمین اور نیا آسمان اسی طرح بنایا جاسکتا ہے جب احیائے سنت اور احیائے شریعت کیا جائے۔ میں آج وہ بات کہتا ہوں جو پہلے کبھی نہیں کہی اور میں جماعت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ اس مسئلہ پر آئندہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں وہ کھڑے ہو جائیں (اس پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک...... لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا) دیکھو آج تم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دکھوں اور تکالیف کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے طوعاً، بغیر کسی جبر اور اکراہ کے اس امر کے لئے تیار ہے کہ وہ اپنی جائیداد سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہے۔ پس اس وقت چونکہ بحیثیت جماعت آپ لوگوں نے عمل کا اقرار کیا ہے، اس لئے یاد رکھیں کہ آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔

(انقلاب حقیقی۔ انوار العلوم جلد 15 ص 106)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆......☆......☆......☆

ڈاکٹر جان گل کرسٹ

اٹھارہویں صدی کے آواخر اور انیسویں صدی کے اوائل میں جن لوگوں نے ہندوستانی زبان اور ہندوستانی ادب کو نئے سانچوں میں ڈھال کر ہماری ادبی ولسانی تاریخ کے اوراق پر اپنے دوام کی مہریں ثبت کی ہیں۔ ان کی فہرست اگر مرتب کی جائے تو ڈاکٹر جان گلکرسٹ Dr.John Gilchrist کا نام یقیناً سرفہرست ہوگا۔ اس نے ہماری زبان کے قواعد ولغت کو وسیع پیمانے پر مدون کرنے کی اہم خدمات انجام دیں۔ گل کرسٹ کی زیرنگرانی، فورٹ ولیم کالج کے شعبہ ہندوستانی میں جو کتابیں تصنیف یا تالیف کی گئیں ان کتابوں نے ہندوستانی نثر کا صرف ادبی معیار ہی قائم نہیں کیا بلکہ ہمارے جدید نثری ادب میں، نیز ہندی اور اردو طباعت کی تاریخ میں بھی ان کو اولیت کا فخر حاصل ہے۔ خود گلکرسٹ نے ہندوستانی لسانیات کے موضوع پر جتنی کتابیں تالیف یا تصنیف کیں وہ کسی بھی مصنف کے لئے تعداد ومواد کے اعتبار سے باعث فخر ہوسکتی ہیں۔

ڈاکٹر جان گلکرسٹ 1759ء میں ایڈنبرا میں پیدا ہوا۔ جہاں اس نے طب کی تعلیم حاصل کی اور پھر قسمت آزمائی کے لئے ہندوستان چلا آیا یہ 1782ء کا واقعہ ہے۔

گل کرسٹ بے حد ذہین اور دور اندیش انسان تھا۔ بمبئی کے ساحل پر قدم رکھتے ہی اس نے اس حقیقت کو محسوس کرلیا کہ جب تک وہ ہندوستانی زبان پر کلی عبور حاصل نہ کرے گا، اس وقت تک وہ یہاں کی زندگی سے لطف اندوز نہ ہو سکے گا۔ اس نے اس امر کا بھی احساس کیا کہ برصغیر میں انگریزی سامراج کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اہلکار بھی ہندوستانی زبان میں مکمل دسترس حاصل کریں۔

اس خیال نے گل کرسٹ کی زندگی کا رخ یکسر تبدیل کر دیا اور وہ اپنی طبی پریکٹس چھوڑ کر لسانیات میں مہارت حاصل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تین سال کی قلیل مدت میں اس نے نہ صرف یہ کہ ہندوستانی زبان پر عبور حاصل کر لیا بلکہ اس نے ہندوستانی زبان کے قواعد اور لغت پر ایک کتاب کے لئے خاصا لوازمہ بھی اکٹھا کر لیا۔ اس دوران وہ غازی پور میں مقیم رہا اور یہیں اس کی پہلی کتاب انگریزی ہندوستانی لغت چھپ کر منظر عام پر آئی۔

1799ء میں لارڈ ویلزلی نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نووارد ملازمین کو ہندوستانی اور فارسی کا درس دینے کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا۔ یہ مدرسہ مشہور فورٹ ولیم کالج کا پیش رو ثابت ہوا۔ فورٹ ولیم کالج جو 6 جون 1799ء کو قائم ہوا، نے ابتداء ہی سے جان گل کرسٹ کی خدمات حاصل کیں اور جان گل کرسٹ اس کالج میں شعبہ ہندوستانی کا صدر مقرر ہو گیا۔ جان گل کرسٹ اس شعبے سے کم وبیش چار سال تک منسلک رہا اور اس کا یہی چار سالہ عہد فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کے شباب کا زمانہ تھا۔

جان گل کرسٹ نے اس شعبے کے لئے جن ہندوستانی ادیبوں کا انتخاب کیا۔ ان میں سے بیشتر کی علمیت کا ہم آج بھی لوہا مانتے ہیں۔ میر امن، بہادر علی حسینی، مظہر علی ولی، شیر علی افسوس، نہال چند لاہوری، للولال اور سدل مسر وغیرہ۔

گل کرسٹ نے ان سب سے ہندستانی زبان میں کتابیں تصنیف، تالیف یا ترجمہ کروائیں۔ ان کتابوں میں باغ وبہار، باغ اردو، اخلاق محسنی، گل بکاولی، سنگھاسن بتیسی، توتا کہانی اور شکنتلا ناٹک کے نام سرفہرست ہیں۔

گل کرسٹ کے عہد میں جو کتابیں تصنیف تالیف یا ترجمہ کی گئیں ان کی تعداد ساٹھ سے زیادہ ہے۔

1804ء میں گل کرسٹ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اور اپنے وطن واپس چلا گیا۔ وطن میں بھی وہ ہندوستانی زبان کی تدریس اور اس زبان میں مختلف النوع کتابوں کی تصنیف میں مصروف رہا۔

9 جنوری 1841ء کو پیرس میں اردو کے اس عظیم محسن کا انتقال ہو گیا۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ و بقایاجات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع راولپنڈی کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے باعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیوبس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

چینی کی قیمتوں میں اضافہ پر صدر کا نوٹس: صدر جنرل مشرف نے شوگر ملز کی طرف سے چینی کی قیمتوں میں اضافے اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی۔ آئندہ چند روز میں صدر مشرف کی زیر صدارت ان معاملات پر غور کے لئے اجلاس ہوگا۔

لاہور کا درجہ حرارت مری سے بھی کم: ملک بھر میں سردی کی شدید لہر جاری ہے۔ شدید سردی کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد 19 ہو گئی ہے۔ لاہور میں درجہ حرارت مری سے بھی کم رہا اور شدید سردی کا 71 سالہ ریکارڈ برابر ہو گیا۔ لاہور کا کم سے کم درجہ حرارت منفی 2 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔

باوردی صدر ضروری ہے: وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ترقی کے لئے باوردی صدر ضروری ہے۔ مفرور قیادت وطن واپس نہیں آسکتی۔ صدر مشرف کی قیادت کے باعث پاکستان میں 10 ارب روپے کے ترقیاتی پروگرام 100 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔

ایچ آئی وی ایڈز کا ہوم ٹیسٹ برطانیہ میں گھر بیٹھے ایچ آئی وی ایڈز کا تجربہ کرانے کا طریقہ متعارف کرایا گیا ہے۔ اس طریقہ کار سے کوئی بھی گھر سے اپنے تھوک کا نمونہ لیبارٹری میں بھجوا کر ای میل کے ذریعہ نتائج حاصل کر سکتا ہے۔ محکمہ صحت کے مطابق ایسے افراد جو نیشنل ہیلتھ سروسز کے ذریعہ ایچ آئی وی کلینیکل یا لیبارٹری ٹیسٹ کرانے سے ڈرتے ہیں وہ ڈاکٹر تھام کٹ کے ذریعہ اپنا تجزیہ تھوک کا نمونہ بھجوا کر کرا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر تھام کے مطابق ایڈز یا ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد کے تھوک میں بیماری کی اینٹی باڈیز پائی جاتی ہیں جس سے مذکورہ وائرس کے جسم میں ہونے یا نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر تھوک کا تجزیہ منفی ہو تو ای میل کے ذریعہ آگاہ کیا جاتا ہے اور مثبت ہونے کی صورت میں مریض کو مزید ٹیسٹوں کیلئے مشورہ دیا جاتا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 9 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:24

البشیرز۔ اب اور بھی سائنس ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک فون 047-6214510 ربوہ 049-4423173

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع ناصر آباد غربی بہترین لوکیشن رقبہ 18 مرلے نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے
برائے رابطہ 03467255876-03007702876

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاؤز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں
0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

گریس ایلومینیم
ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ بلائنڈز
پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
فون: 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

گجر پراپرٹی سنٹر
زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0300-7710731- 0345-7814216: 0301-7970410

Towards New Horizons
nps
The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائیر کنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore. Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119 5873384
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.

CPL-29FD

کوٹھی برائے کرایہ
ایک کوٹھی 10 مرلہ واقع 4A ناصر آباد جنوبی
4 بیڈروم، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، دو کچن، 3 باتھ، پانی بجلی ٹیلی فون کی سہولت ہے کرایہ کے لئے خالی ہے۔
صداقت احمد
رابطہ کے لئے نمبر 6213200, 0334-6209618

بریکنگ نیوز احمدی احباب کیلئے سپیشل شادی پیکج
ڈبل ڈور فریج پیل ڈاؤلینس 12CFT
کلر 21" T.V LG/Samsung Flate
T.V ٹرالی
جوسر بلینڈر
ڈبل واشنگ مشین
الیکٹرک استری
سینڈوچ میکر
مائیکروویو اوون
صرف 42,000 میں حاصل کریں
فری ہوم ڈیلیوری (لاہور میں)
(اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائنسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں)
پاکستان الیکٹرونکس
042-5118557
042-5124127
Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ جنرل سیلز منیجر PEL)

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali